سوال

ب حدیث (100) کی تصحیح

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

یث درست ہے کہ آپ نے سیدہ عائشہ یا کسی اورام المومنین سے یہ فرمایا کہ آپ کی وفات کے بعد سیدنا عبداللہ بن ام مکتوم کے گھر میں بغیر حجاب کے رہ سکتی ہیں۔ اگر یہ بات درست ہے تو انہی مذکور صحابی کے متعلق حدیث ہے کہ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے پردہ نہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسل

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

ند!

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی اور آپ کے پاس میمونہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں تو عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور یہ معاملہ ہمیں حجاب کا حکم ملنے کے بعد کا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں اس سے حجاب کرو ہم نے ک

(سنن ابی داوٗد، کتاب الباس 4112) مسند احمد 6/296، ترمذی (2778)

یہ روایت نبھان مولی ام سلمہ کی وجہ سے حسن ہے۔

عنہا سے روایت ہے کہ ابو عمر بن حفص رضی اللہ عنہ نے انہیں طلاق بتہ دی (یعنی تیسری طلاق جس کے بعد خاوند بیوی کا تعلق ٹوٹ جاتا ہے) اور وہ غائب تھا (یمن کی طرف چلے گئے تھے) اس نے فاطمہ کی طرف اپنے وکیل کو بھیجا وہ ناراض ہوگئیں اس نے کہا اللہ کی قسم! تیرا ہمارے اوپر کوئی حق نہیں تو

پ نے اسے حکم دیا کہ وہ ام شریک کے گھر عدت گزارے پھر فرمایا: یہ عورت ہے میرا صحابی اس کے پاس آئے گا۔ تم عبداللہ بن ام مکتوم کے ہاں عدت گزارلو۔ وہ نابینا آدمی ہے۔ تم وہاں اپنے کپڑے اتار سکوگی جب تیری عدت پوری ہوجائے تو مجھے اطلاع دینا کہتی ہیں جب میں نے عدت پوری کرلی مِر

للہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوجہم تو اپنے کندھے سے اپنی لاٹھی نہیں اتارتا اور معاویہ فقیر آدمی ہے۔ اس کے پاس مال نہیں۔ تو اسامہ بن زید سے نکاح کرلے۔ کہتی ہیں: میں نے اسے ناپسند کیا۔

ن (1480) ابوداوٗد (2283) نسائی 3244)

ان دونوں احادیث سے معلوم ہوا کہ نابینے سے حجاب کا جس حدیث میں حکم ہے وہ ام سلمہ اور میمونہ رضی اللہ عنہن کے بارے میں ہے اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کا واقعہ ہے۔

ئ 4112)

ن: 8/65)

گویا مولانا مبارکپوری کے ہاں ورع وتقویٰ تو اس میں ہے کہ عورت اجنبی مرد کی طرف دیکھنے سے اجتناب کرے اور نابینے سے بھی حجاب اختیار کرے اور اسے نہ دیکھے اگرچہ شہوت کے بغیر عورت اجنبی کی طرف نظر کرسکتی ہے۔ واللہ اعلم

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اوران کا حل

جلد 3۔ کتاب الاداب۔ صفحہ 486

محدث فتویٰ